دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۸۷/۱۶۹۲
مورخہ

44680/314

جناب محترم مولانا تقی عثمانی صاحب دام کرامتہ!

السلام علیکم۔

میں فدوی شبیر حسین آپ سے کچھ دینی مسائل پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ قرآن اور سنت کی رو سے اس کے متعلق مجھے وضاحت سے بتائیں۔ تاکہ ناچیز کو معلوم ہو جائے کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں۔ وہ دینی نقطہ نظر سے درست ہے۔ یا کہ نہیں؛ مسائل درج ذیل ہیں۔

(1) میں ایک عمرہ کمیٹی کا آغاز کر رہا ہوں۔ اس کمیٹی میں ایک سو (100) ممبرز ہوں گے۔ ہر ممبر سے مبلغ دو ہزار روپے (2000) ماہانہ وصول کئے جائیں گے۔ اس کی مدت چار سال ہوگی۔ جبکہ ماہوار دو لاکھ روپے میرے پاس جمع ہوں گے۔ ہر سال پچیس ممبرز (25) کو بذریعہ قرعہ اندازی کے عمرے کیلئے بھیجا جائے گا۔ اس میں بقیہ پچھتر (75) ممبرز کا بھی حصہ ہوگا: کیا یہ جائز ہے جبکہ ہر پچیس (25) ممبرز کو ہر سال قرعہ اندازی کے ذریعے عمرے کیلئے بھیجا جائے گا۔

(2) جمع شدہ رقم فی ممبر چھیانوے (96000) روپے بنتی ہے۔ کبھی پیکیج پچھتر ہزار (75000) سے لیکر نوے ہزار (90000) یا بانوے (92000) ہو جاتی ہے۔ بقیہ رقم جو بچ جاتی ہے۔ کیا وہ میرے لئے جائز ہے۔ یا کہ ناجائز ہے۔ جبکہ پہلے سے ہر ممبر سے یہ بات ایک معاہدے کی صورت میں طے ہو چکی ہے۔

(3) بقیہ رقم جو میرے پاس باقی بچی ہوئی ہے۔ کیا میں اس کو میزان بینک میں جمع کرا سکتا ہوں۔ جبکہ ہر ماہ رقم دو لاکھ (20000) جمع ہوتی ہے۔ اس رقم کو بینک میں جمع کرا کے ماہانہ سرٹیفکیٹ لے سکتا ہوں۔ کیا اس طرح یہ جائز ہوگا۔ یا کہ نہیں سرٹیفکیٹ لینا جائز ہے یا نہیں۔

جناب عالی اس معاملے میں آپ میری رہنمائی کریں۔

عرض گزار: شبیر حسین مکان نمبر CB-47 الفلاح سوسائٹی شاہ فیصل کالونی
موبائل: 0321-2892866

000325

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

عمرہ کمیٹی سے متعلق جو طریقہ آپ نے ذکر کیا ہے وہ جائز نہیں ہے، کیونکہ ممبران آپ کے پاس جو رقم جمع کروائینگے اس کی شرعی حیثیت یا تو قرض ہے یا امانت، جبکہ قرض میں جس قدر قرض دیا ہے اسی قدر واپس کرنا ضروری ہے اور امانت میں بھی امانت پوری واپس کرنا ضروری ہے جبکہ آپ نے جو تفصیل ذکر کی ہے اس میں ممبران کو انکو پوری نہیں ملتی اور نہ ہی پوری رقم ان کے لئے استعمال ہوتی ہے بلکہ بقیہ رقم آپ رکھ لینگے جو کہ شرعا جائز نہیں ہے، لہذا اس طریقہ سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

اس کی جائز صورت یہ ہے کہ ہر ممبر مجموعی طور پر جتنی رقم جمع کرے گا (جو صورت مسئولہ میں دو لاکھ روپے ہیں) اس کو یکمشت اتنی رقم ہی مل جائے اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ ہو، یعنی بذریعہ قرعہ اندازی جن ممبران کو یکمشت رقم ملے گی اس میں ان کی اپنی جمع کرائی رقم کے علاوہ دیگر ممبران کی رقم ان کے ذمہ قرض ہوگا جو ان کے ذمہ آئندہ قسطوں کی شکل میں لوٹانا لازم ہوگا گویا کمیٹی ختم ہونے تک تمام ممبران طے شدہ قسط جمع کراتے رہینگے، رقم ملنے کے بعد اُس ممبر کو اختیار ہوگا کہ چاہے تو اس رقم کو عمرہ پر جانے کے لئے استعمال کرے اور چاہے تو کسی دوسرے کام میں لگائے۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

یکم رجمادی الاولی ۱۴۳۶ھ

۲۱ رفروری ۲۰۱۵ء

دار الافتاء

الجواب صحیح

محمود اشرف عفا اللہ عنہ

مفتی

000326